Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ
روزنامہ
بروز ہفتہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ، ۳ احسان ۱۳۵۱ہش، ۳ جون ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۲۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کے فضل غیر محدود ہیں اس کے ہاں کسی بات کی کمی نہیں ہے

ہاں یہ بالکل سچ ہے کہ اب جو کچھ ملیگا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے ملے گا۔

"ہم نیکی کے ثمرات کو محدود نہیں کرتے اور نہ خدا تعالیٰ کے فضل اور فیوض کی حد بندی کرتے ہیں کہ وہ اب ختم ہو گئے ہیں اور کسی دوسرے کو نہیں مل سکتے۔ یہ بالکل غلط بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی بات کی کمی نہیں ہے اور کوئی شخص بھی جو مجاہدہ کرے اور اس راہ پر جو اس نے بتائی ہے چلے، محروم نہیں رہ سکتا۔ ہاں یہ بالکل سچ ہے کہ جو کچھ ملے گا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل اطاعت اور اتباع سے ملے گا۔ اگر یہ مان لیا جاوے کہ بس اب خدا تعالیٰ کے برکات کا دروازہ بند ہے تو اللہ تعالیٰ کو یا تو بخیل ماننا پڑیگا اور یا یہ ماننا پڑے گا کہ خاتمہ ہو گیا۔ مگر سبحان ربی۔ وہ اس قسم کے نقصوں سے پاک ہے۔ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ کے حضور آتا ہے وہ خالی نہیں جاتا۔ پاکیزہ قلب ہونے کی ضرورت ہے۔ ورنہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کی تعلیم اور تاکید بے فائدہ ہو جاتی ہے۔ اگر وہ انعام و اکرام اب کسی کو ملنے ہی نہیں تو پھر پانچ وقت اس دعا کے مانگنے کی کیا حاجت ہے؟ یہی تو اسلام کا حسن اور خوبی تھی کہ اسکے برکات اور فیوض اور اس کی پاک تعلیم کے ثمرات تازہ بتازہ بہت مل سکتے ہیں۔ تمام صوفیوں اور اکابرانِ اُمّت کا یہی مذہب ہے بلکہ وہ تو کہتے ہیں کہ کامل متبع ہوتا ہی نہیں جب تک وہ بروزی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کو اپنے اندر نہ رکھتا ہو اور حقیقت میں یہ بات صحیح بھی ہے۔ کیونکہ کامل اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لازم ہے کہ اس کے ثمرات اپنے اندر پیدا کرے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۶۳ و ۶۴)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

آج حضور کو سر درد اور چکر دل کی تکلیف رہی۔

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ:۔

گزشتہ نصف رات سے سر میں شدید درد ہے

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع

۱۷-۱۸-۱۹ نومبر کو منعقد ہوگا

مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کے ۱۷ ویں مرکزی سالانہ اجتماع کے لئے ۱۷-۱۸-۱۹ نبوت ۱۳۵۱ہش (مطابق ۱۷-۱۸-۱۹ نومبر ۱۹۷۲ء) بروز جمعہ ہفتہ و اتوار کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔

اراکین انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ولادت باسعادت

یہ خبر بڑی خوشی اور مسرت سے سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳۱ ہجرت ۱۳۵۱ہش (مطابق ۳۱ مئی ۱۹۷۲ء) بروز بدھ سوا بارہ بجے دوپہر محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پوتی اور محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب (ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی نواسی ہے۔

ادارہ الفضل اس مبارک تقریب پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حرم حضور ایدہ اللہ۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی۔ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیگر تمام افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی صالح زندگی دے۔ اسے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت کے لئے قرۃ العین بنائے اور ان تمام برکات و فیوض کا وارث کرے۔ جن کا اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا۔ آمین

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ احسان ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مامور من اللہ کی تریاقی صحبت اور اسکی انقلاب انگیز تاثیر

کفار کی باتوں سے متاثر نہ ہونے والی فطرت حاصل کرنے میں از رُوئے قرآن مجید صحبتِ صادقین کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کا حکم اسی لئے دیا ہے کہ صادقوں کی صحبت کے زیرِ اثر نیکی اور تقویٰ و طہارت ان میں بھی سرایت کرے اور وہ ایمان میں ترقی کرکے سابق بالخیرات بنیں اور اس طرح کفار کی باتوں سے متاثر نہ ہونے والی فطرت انہیں حاصل ہو جائے اور وہ ان کی نقّالی اور اس کے بُرے انجام سے بکلّی محفوظ رہیں۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ایسے زمانہ میں مبعوث ہُوئے کہ جب مغرب کی مادی تہذیب دنیا میں پھیل رہی تھی اور اقوام عالم اور ان کی پیروی میں مسلمان بھی مغربی تہذیب کو اپناتے اور روحانیت سے عاری ہوکر مادیت کی رَو میں بہتے چلے جارہے تھے۔ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ اور اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ کا وصف ان میں مفقود ہو رہا تھا۔ اور کفار کی باتوں سے متاثر نہ ہونے والی فطرت مسخ ہوتی جارہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث فرمایا تھا۔ چنانچہ آپ کا ایک عظیم الشان کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اپنی خداداد قوّتِ قدسی کی مدد سے اپنے متبعین میں کفّار سے متاثر نہ ہونے والی فطرت کو اُبھار کر اور اسے زیادہ سے زیادہ جِلا دے کر انہیں کفار کے اثر اور نقّالی سے محفوظ و مامون کر دکھایا اور اِس طرح انہیں آپ کے طفیل کامل اور حقیقی مومنوں میں شمولیت کا غیر معمولی شرف نصیب ہُوا۔

آپ نے اپنے متبعین کو کفار کی باتوں سے متاثر نہ ہونے والی فطرت سے مزیّن کرنے کے لئے ان پر قرآنِ مجید کے حکم کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کی اہمیت واضح فرماکر انہیں بار بار قادیان آنے اور آپ کی تریاقی صحبت میں رہ کر کفار سے متاثر نہ ہونیوالی فطرت حاصل کرنے کی پُر زور تلقین فرمائی۔ چنانچہ ایک موقع پر آپ نے اپنے اصحاب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"سُنو! انسان کامل مومن اُس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کفار کی باتوں سے متاثر نہ ہونے والی فطرت حاصل نہ کرلے۔ اور یہ فطرت نہیں ملتی جب تک اُس کی صحبت میں نہ رہے جو گمشدہ متاع کو واپس دلانے کے واسطے آیا ہے۔ پس جب تک کہ وہ اُس متاع کو نہ لے لے اور اِس قابل نہ ہو جائے کہ مخالف باتوں کا اس پر کچھ بھی اثر نہ ہو اُس وقت تک اُس پر حرام ہے کہ اُس صحبت سے الگ ہو کیونکہ وہ اُس بچّہ کی مانند ہے جو ابھی ماں کی گود میں ہے اور صرف دُودھ ہی پر اس کی پرورش کا انحصار ہے۔ پس اگر وہ بچّہ ماں سے الگ ہو جاوے تو فی الفور اس کی ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ اسی طرح اگر وہ صحبت سے علیحدہ ہوتا ہے تو خطرناک حالت میں جا پڑتا ہے۔ پس بجائے اِس کے کہ دوسروں کو درست کرنے کے لئے کوشش کرتا خود اُلٹا متاثر ہو جاتا ہے اور اَوروں کے لئے ٹھوکر کا باعث بنتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۵۹، ۲۶۰)

کفار سے متاثر نہ ہونے والی فطرت حاصل کرنے کے ضمن میں کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کے قرآنی حکم پر خاص تعہد سے عمل پیرا ہونے کی اہمیت واضح کرنے اور احباب جماعت کو بار بار مرکز میں آکر فرستادۂ حق کی تریاقی صحبت سے فیضیاب ہونے کی تلقین کرنے کے بعد حضور علیہ السلام نے اِس قرآنی حکم پر عمل سے رُوگردانی اختیار کرنے کے نہایت افسوسناک انجام کا بہت ہی دردانگیز پیرائے میں ذکر کیا اور اسی ضمن میں فرمایا:۔

"ہم کو دن رات جلن اور افسوس یہی ہے کہ لوگ بار بار یہاں آئیں اور دیر تک صحبت میں رہیں۔ انسان کامل ہونے کی حالت میں اگر ملاقات کم کردے اور تجربہ سے دیکھ لے کہ قوی ہو گیا ہوں تو اُس وقت اُسے جائز ہو سکتا ہے کہ ملاقات کم کردے کیونکہ وہ بعید ہوکر بھی قریب ہی ہوتا ہے۔ لیکن جبتک کمزوری ہے خطرناک حالت میں ہے۔ دیکھو اِس قدر لوگ جو عیسائی ہو گئے ہیں ان کی تعداد بیس لاکھ تک پہنچتی ہے۔ میں نے ایک بشپ کے لیکچر کا خلاصہ پڑھا تھا۔ اُس نے بیان کیا ہے کہ ہم بیس لاکھ عیسائی کر چکے ہیں، یہ لوگ (جو عیسائی ہو گئے) اِس قسم کے تھے کہ دوسروں کے اعتراضات سے متاثر ہو گئے اور ایمان کمزور ہو گیا نتیجہ یہ ہُوا کہ اپنے مذہب کو ہاتھ سے چھوڑ بیٹھے اور عیسائیت کو قبول کرلیا۔ سراج الدین عیسائی بھی ایسے ہی آدمیوں میں سے تھا۔ یہ لوگ کسی صادق کی صحبت میں کامل زمانہ نہیں گزارتے اور طرح طرح کی خواہشوں کے اسیر اور پابند ہو کر انہیں اپنے مذہب اور ایمان جیسی قیمتی چیز کے بدلہ خرید لیتے ہیں۔" (ملفوظات جلد دوم ص۲۶)

صحبت صادقین کے قرآنی حکم سے رُوگردانی کے خطرناک انجام کو اچھی طرح واضح کرنے کے علاوہ آپ نے احباب کو اِس حکم پر سختی سے عمل پیرا ہونے کی پُرزور تلقین کرتے ہُوئے مزید فرمایا:۔

"ہماری جماعت کے لئے یہ امر ضروری پڑا ہُوا ہے کہ وہ اپنے وقتوں میں سے کچھ وقت نکال کر آئیں اور یہاں صحبت میں رہ کر اُس غفلت کی تلافی کریں جو غیبوبت کے زمانہ میں پیدا ہوئی ہے اور اُن شبہات کو دُور کریں جو اُس غفلت کا باعث ہُوئے ہیں۔ ان کا حق ہے کہ وہ ان شبہات کو پیش کریں اور ان کا جواب ہم سے سُنیں۔ بھلا اگر کمزور بچّہ جو ابھی دُودھ پینے اور ماں کی کنارِ عاطفت کا محتاج ہے اس سے الگ کر دیا جائے تو تم امید کر سکتے ہو کہ وہ بچ رہے گا؟ کبھی نہیں۔ اسی طرح بلوغ سے پیشتر کے کمال اور معرفت کا حال ہے۔ مامور من اللہ کی صحبت اس کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ اگر وہ اس سے الگ ہو جائے تو اسکی ہلاکت کا اندیشہ ہوتا ہے۔" (ملفوظات جلد دوم ص۲۵۷)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ نے آپ کی اِس نصیحت پر اس قدر والہانہ انداز میں عمل کیا کہ وہ بار بار مرکز میں آکر آپ کے گرد پروانوں کی طرح جمع رہتے تھے چنانچہ انہوں نے وہ کچھ پایا جو آپ کے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے قدسی صفات صحابہ رضی اللہ عنہم نے پایا تھا۔ وہ مفاسدِ زمانہ سے ہر طرح محفوظ و مامون ہو کر اسلامی سیرۃ کے سانچہ میں ڈھلتے چلے گئے اور دنیا انکے وجودوں میں ٹھیٹھ اسلامی سیرۃ کا نمونہ دیکھ کر عش عش کر اٹھی۔ کیا اپنے اور کیا بیگانے سب ہی مبہوت ہوئے بغیر نہ رہے۔ چنانچہ ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب مرحوم نے گواہی دی:۔

"پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اُس جماعت کی شکل میں ظاہر ہُوا ہے جسے فرقۂ قادیانی کہتے ہیں۔" (ملّت بیضاء پر عمرانی نظر ص۱۸ ترجمہ مولانا ظفر علیخان)

اور آل انڈیا کرسچین ینگ مین ایسوسی ایشن کے سیکرٹری مسٹر ایچ۔ اے۔ والٹر نے اپنی کتاب "احمدیہ موومنٹ" میں لکھا:۔

"میں نے ۱۹۱۶ء میں قادیان جاکر ایک ایسی جماعت دیکھی جس میں مذہب کے لئے وہ سچا اور زبردست جوش موجود تھا جو ہندوستان کے عام مسلمانوں میں آجکل مفقود ہے۔ قادیان میں جاکر انسان سمجھ سکتا ہے کہ ایک مسلمان کو محبت اور ایمان کی وہ رُوح جسے عام مسلمانوں میں تلاش کرنا بے سود ہے احمد کی جماعت میں بافراط ملے گی۔" (ترجمہ از انگریزی)

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ایک انقلاب انگیز کارنامہ ہے کہ آپ نے اپنے صحابہ کو کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کے قرآنی حکم پر عمل پیرا بناکر اپنی تریاقی صحبت کی انقلاب انگیز تاثیر کے ذریعہ اُنہیں مفاسدِ زمانہ سے کلّی طور پر محفوظ کر دکھایا۔ بلاشبہ طوفانِ ضلالت میں جس نے ساری دُنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا آپ کا وجودِ باجود ایک کشتیٔ نوح تھا جس نے لاکھوں انسانوں کو اس میں سے بحفاظت گزار کر ساحلِ مُراد تک پہنچا دیا اور آئندہ بھی بنی نوعِ انسان اس کشتی کے ذریعہ ساحلِ مُراد تک پہنچتے رہیں گے اِسی لئے آپ نے خدا تعالیٰ کی قسم کھاکر ببانگِ دہل دُنیا میں یہ اعلان کیا:۔

واللہ کہ ہمچو کشتیٔ نوحم زکردگار
بے دولت آنکہ دُور بماند زِ لنگرم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ نکاح

احسان کا جذبہ بھی پیدا ہو سکتا ہے جب انسان اپنے آپ کو معصوم عن الخطا خیال نہ کرے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۳ رہجرت ۱۳۵۱ ہش بمطابق ۳ رمئی ۱۹۷۲ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں درج ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

۱۔ محترمہ طاہرہ تسنیم صاحبہ بنت مکرم ملک عبدالقدیر خان صاحب ساکن مائل پور کا نکاح مکرم نذر شفقت منیر صاحب کے ساتھ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر۔

۲۔ محترمہ امۃ الرشید ملک صاحبہ بنت مکرم ملک سعداللہ خان صاحب ربوہ کا نکاح مکرم محمد احمد صاحب باجوہ کے ساتھ بعوض مبلغ چھ ہزار روپیہ حق مہر۔

اس موقع پر حضور پرنور نے جو خطبہ ارشاد فرمایا اس کا متن درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(اللہ بخش شاہد رکن شعبہ زود نویسی)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا۔

"انسان کے اعمال کبھی بھی مجموعی طور پر غلطی، گناہ، کوتاہی اور غفلت سے خالی اور مبرا نہیں ہو سکتے۔ چھوٹی یا بڑی بشری کمزوریاں یا خواہشات بیچ میں آجاتی ہیں، اور ان کے نتیجہ میں چھوٹی یا بڑی غلطی سرزد ہو جاتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت فرمائی کہ سیّات اعمال سے

اللہ تعالیٰ کی پناہ

لیا کرو۔ اور استغفار کیا کرو اور اپنے گناہوں کی معافی مانگا کرو اور اپنے آپ کو گناہ اور غفلت اور کوتاہی سے پاک نہ سمجھا کرو۔

وہ زندگی جو قائم رہنے والی ہے اور جسمانی اور روحانی زندگی کا مجموعہ ہے۔ اس کا صحیح معنی میں قیام اور بقا اور اس کا حسن اور اس زندگی میں احسان کا جذبہ بھی قائم رہ سکتا ہے جب انسان اپنے آپ کو پاک نہ سمجھے اور نہ خود کو غلطیوں سے معصوم خیال کرے، حقیقی اور خوبصورت اور خدا کی

پیاری زندگی کی بنیاد

بھی یہ ہے اور یہی بنیاد میاں بیوی کے باہمی تعلقات کو خوشگوار بنانے میں ہمیں نظر آتی ہے۔ ہم نے کئی دفعہ دیکھا اور مشاہدہ کیا ہے کہ خاوند اپنی غلطی تسلیم نہیں کرتا اور بیوی اپنی بات پر بضد ہوتی ہے وہ کہتا ہے میں نے غلطی نہیں کی اور وہ اصرار کرتی ہے کہ تو نے غلطی ضرور کی ہے۔ اس طرح بعض دفعہ

چھوٹی سی بات

پر بڑا ہی بڑا نتیجہ نکل آتا ہے۔

پس جب کہ ہماری زندگی کی بنیاد ہی یہ ہے کہ ہم کلی طور پر معصوم نہیں ہیں تو بجائے اس کے کہ یہ "معصوم نہ ہونا" تم کسی دوسرے کے ذمہ لگاؤ اس کو خود اپنے سر لے لو تاکہ اس عاجزی کا تمہیں ثواب مل جائے اور تمہارے گھر میں بدمزگی پیدا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس حقیقت کے سمجھنے کی توفیق عطا کرے اور ہمارے جس قسم کے بھی باہمی تعلقات اسی نے قائم کئے ہیں ان کو ہمیشہ خوشگوار رکھے۔

ایجاب و قبول کے بعد ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے حضور ایدہ اللہ الودود نے حاضرین سمیت دعا کرائی۔

---

(۲)

انسان کا روحانی حسن حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی سے ہی پیدا ہوتا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

مورخہ ۴ رہجرت ۱۳۵۱ ہش مطابق ۴ رمئی ۱۹۷۲ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔ اس موقع پر حضور نے جو مختصر خطبہ نکاح ارشاد فرمایا تھا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(یوسف سلیم شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی)

خطبہ مسنونہ کے بعد سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اسلام نے ایک طرف حقوق اللہ کی ادائیگی کی تلقین کی ہے تو دوسری طرف

حقوق العباد کا خیال

رکھنے پر بھی بڑا زور دیا ہے۔ کیونکہ انسان کا روحانی حُسن جو اس کے جسم پر بھی نمایاں طور پر اثر انداز ہوتا ہے۔ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ہی سے پیدا ہوتا ہے۔

جس عزیزہ بچی کے نکاح کا اس وقت میں اعلان کرنے والا ہوں وہ میری ماموں زاد ہمشیرہ ہیں۔ ان کے والد یعنی ہمارے ماموں مکرم سید محموداللہ شاہ صاحب مرحوم کو میں بچپن کے زمانہ سے جانتا ہوں۔ مرحوم کی اتنی حسین شخصیت تھی، وہ اتنے بےنفس تھے، خدا تعالیٰ کے بندوں کا اتنا خیال رکھنے والے اور ان سے پیار کرنے والے اور

خلافت سے انتہائی وابستگی

رکھنے والے تھے کہ اب بھی میں سوچتا ہوں تو مجھے ان کی شخصیت پر رشک آتا ہے انہوں نے (عزیزہ کی والدہ کے بطن سے) اپنے پیچھے دو بچے ایک لڑکا اور ایک لڑکی اپنی یادگار چھوڑے ہیں اس وقت مجھے ان کا خیال آیا اور میرے ذہن نے وہ ساری چیزیں حاضر کیں۔ میں نے ایسا محسوس کیا کہ ان کی شخصیت اس وقت بھی مجھ پر اثر انداز ہے۔ دوست دعا کریں کہ ان کے یہ ہر دو بچے بھی اپنے باپ کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں۔

عزیزہ بچی مرحوم شاہ صاحب کا رشتہ اس وقت میر خاندان میں ہو رہا ہے۔ جس کا ایک حصہ بریڈ فورڈ (انگلستان) میں آباد ہے۔ ہماری بچی کے والد وفات پا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرماتے۔ عزیزہ کے حقیقی بھائی عزیزم سید مشہود احمد صاحب بطور وکیل یہاں موجود ہیں۔ عزیزم ڈاکٹر نعیم اللہ میر ابن مکرم میر حمید اللہ صاحب مرحوم جن کے ساتھ یہ رشتہ قرار پایا ہے وہ بریڈ فورڈ میں ہیں۔ اور یہاں تشریف نہیں لا سکے۔ انہوں نے اپنی طرف سے اپنے چچا مکرم امان اللہ میر صاحب کراچی کو اپنا وکیل مقرر کیا ہے۔

ان کے مہر کے متعلق مجھ میں اور ہر دو خاندانوں میں کچھ تھوڑا سا جھگڑا رہا ہے۔ مہر چونکہ بہت زیادہ ہے۔ اس لئے میں اس کی وضاحت کر دیتا ہوں۔ میرا خیال تھا کہ پچیس ہزار روپے مہر کافی ہے۔ لیکن خود ہمارا بچہ بھی راضی ہو گیا۔ کیونکہ وہ ڈاکٹر ہیں اور وہاں ان کی آمد کافی ہے اور پھر بچی بھی زیادہ مہر پر راضی ہو گئی۔ اس واسطے باہمی رضامندی سے اکاون ہزار روپے مہر قرار پایا۔ جس کی میں نے اجازت دے دی۔ ویسے پہلے میرا خیال تھا کہ بتیس ہزار روپے مہر پر اعلان ہو۔ بہرحال جب ہر دو فریق راضی ہیں تو

میری دعا ہے

کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ راضی رکھے تو میں نے پھر مناسب نہیں سمجھا کہ اس میں ترمیم کروں۔ پس ڈھیر ساری دعاؤں کے ساتھ میں اس نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے اس رشتہ کے بہت بابرکت اور ثمرات حسنہ کا موجب بننے کے لئے حاضرین سمیت لمبی دعا کرائی۔

اُذْکُرُوْا مَوْتٰکُمْ بِالْخَیْرِ

محترم صوفی عطاء محمد صاحب جالندھری مرحوم و مغفور

از مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے

(۲)

ایک معاملہ میں میرا والد صاحب سے کچھ تنازع سا ہو جاتا تھا۔ ان کو یہ دھن سمائی ہوئی تھی کہ ساری رات جاگنا ہے اور دعا کرنی ہے۔ رات زندہ کرنی ہے اور سونا نہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر پڑھتے کہ ؎

ہر گہ در یاد کسے صبح کنم شامے چند

مستی بہتر ہے کہ کسی کی یاد میں اپنی چند شاموں کو صبح کر دوں۔ خاکسار والد صاحب سے یہ کہتا تھا کہ دعاؤں میں بھی سنت نبوی کو اختیار کرنا ہی اولیٰ اور انسب ہے آپ رات کے پہلے حصہ میں سو جایا کریں۔ آخری حصہ میں اٹھا کریں اور دعا کیا کریں۔ ساری کی ساری رات جاگنے کا خیال درست نہیں۔ جب میں ذرا تلخی سے اپنی بات پر اصرار کرتا تو آخر مجھے یہ کہہ کر چپ کرا دیتے کہ کیا والدین کے متعلق اولاد کو یہ حکم نہیں ہے کہ

لَا تَقُلْ لَّھُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا

یہ کہاں کی دینداری ہے کہ تم میرے ساتھ اس طرح بات کرتے ہو اللہ تعالیٰ میری نیت اور دل کی حالت کو جانتا ہے اور اسی کے مطابق مجھ سے معاملہ کرے گا۔

جب تک آپ میں چلنے کی سکت رہی کبھی کسی جلسہ۔ درس یا جمعہ سے غیر حاضر نہیں رہے۔ میں ایک دن کے لئے بھی ربوہ سے باہر جاتا تو سٹیشن پر ساتھ جاتے اور جب تک گاڑی نظر سے اوجھل نہ ہو جاتی دعا کرتے رہتے۔ واپسی پر انہیں پھر سٹیشن پر موجود پاتا۔ آخری دو تین سالوں میں بیماری و کمزوری کی وجہ سے وہ ایک چھوٹے بچے کی طرح گھر میں رہے۔ رات اور دن ان کی نگہداشت کرنی ضروری تھی۔ مگر اب جب کہ وہ مجھ سے ایک عرصہ کے لئے رخصت ہو چکے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور دعاؤں کی ایک چھت تھی جس کے نیچے جس کے سائے تلے میں زندگی گذار رہا تھا ناگہاں ایک زلزلہ اس چھت کو اڑا کر لے گیا۔ تمام عزیزوں۔ دوستوں اور بزرگوں سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کا سایہ بیش از بیش ہمیں اپنی پناہ میں رکھے اور والد صاحب مرحوم و مغفور کی حسنات کا ہمیں وارث کرے آمین

والد صاحب مرحوم کو علم کی شدید پیاس تھی۔ انگریزی اخبار پڑھتے تو تمام مشکل الفاظ کو ڈکشنری سے دیکھتے یا مجھ سے پوچھتے کہ تم دیکھو صرف میٹرک پاس تھے مگر انگریزی۔ عربی۔ اردو۔ فارسی کی لیاقت آجکل کے گریجوایٹس سے کہیں زیادہ تھی مجھے کہا کرتے تھے کہ عربی تو تمہیں تھوڑی بہت آتی ہے مگر کم از کم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فارسی در ثمین مجھ سے سبقاً سبقاً پڑھ لو۔ کئی دفعہ میں نے ایسا کیا بھی۔ مگر مصروفیات کی کثرت کی وجہ سے اس کام کو جاری نہ رکھ سکا

قادیان کے زمانے میں حضرت حافظ احمد اللہ صاحب مرحومؓ کے ساتھ مل کر والد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سیرۃ الابدال" کا (جو بہت مشکل عربی تصنیف ہے) اردو میں ترجمہ کیا جو قادیان میں میرے پاس موجود تھا۔ ربوہ میں بھی کئی بار سیرۃ الابدال لے کر میری عربی کی قابلیت کا امتحان شروع کر دیتے۔ جب میں کسی لفظ کے معنیٰ نہ بتا سکتا تو مسکراتے اور خوش ہو کر کہتے میں نے عربی ایم اے کلاس کے ایک استاد کو نیچا دکھا دیا۔ آپ بہت خوش الحان تھے۔ اپنے دوستوں کی مجلس میں اکثر حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حافظ شیرازی یا سعدی علیہ الرحمۃ کے اشعار خوش الحانی سے سناتے۔ جب ان اشعار سے ایک خاص کیفیت پیدا ہو جاتی تو ساری مجلس رو دیتی اور دعائیں مصروف ہو جاتی۔ قادیان کے زمانے میں حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب امام مسجد محلہ دار البرکات حضرت قاضی حبیب اللہ صاحب آف لاہور اکثر آپ سے فارسی اشعار (حضرت مسیح موعود علیہ السلام و دیگر بزرگان کے) سنتے اور ان سے تحریک دعا حاصل کرتے۔

میں اپنی افتاد طبیعت کے لحاظ سے بہت ہی کم اور شاذ طور پر ہی ان مجالس میں شامل ہوتا مگر ان مجالس میں میں نے بہت دعائیں کی جاتیں کیونکہ ان مجالس کے ہیرو میرے والد صاحب قرار دیئے جاتے تھے اس لحاظ سے کہ اپنی خوش الحانی سے وہ حاضرین کے جذبات کو ایک خاص روحانی بلندی اور جوش میں لے آتے۔

والد صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے امتحانوں میں بڑی باقاعدگی سے شامل ہوتے۔ کئی بار اوّل یا دوم انعام بھی حاصل کئے ہیں کبھی امتحان میں شامل ہونا۔ کئی بار مجھ سے زیادہ نمبر حاصل کرتے وفات سے ہفتہ عشرہ پہلے انصار اللہ کا امتحان تھا۔ فالج کی وجہ سے زبان پر اثر تھا۔ اچھی طرح گفتگو نہ کر سکتے تھے تاہم مجھے کہا کہ سناؤ اور میں جواب لکھواتا ہوں میں پہلے اچھی طرح سے سوال ان کو سمجھاتا پھر وہ مختصر جواب لکھواتے آخری پرچے میں ایک سوال یہ تھا کہ "ایک غلطی کا ازالہ" میں کس غلطی کا ازالہ کیا گیا تھا۔ اس کا جواب یہ لکھوایا کہ کسی نے کہا کہ حضرت صاحب نبی نہیں تو آپ نے کہا کہ ایسا کہنا بڑی غلطی ہے میں اس کا ازالہ کرتا ہوں (مفہوماً) یہ والد صاحب کا آخری پرچہ امتحان انصار اللہ تھا۔ اور اس کا نتیجہ ابھی شائع ہونے والا ہے اور ان شاء اللہ اس میں وہ پاس ہی ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کا صد شکر ہے کہ وہ زندگی کے امتحان میں بھی پاس ہو گئے۔ خلیفۂ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ سے دعائے مغفرت کروا کے اللہ تعالیٰ کے جوار رحمت میں جگہ حاصل کر گئے اور اب مقبرہ بہشتی میں ابدی نیند کے مزے لے رہے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

ان کے تمام پس ماندگان کو اپنی پناہ میں رکھے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنائے۔ آمین۔ ثم آمین۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔

اپنے دونوں بزرگوں کی وفات پر بہت سے عزیزوں۔ دوستوں اور بزرگوں کی طرف سے مجھے ہمدردی و تعزیت کے پیغام و خطوط ملے ہیں اور ابھی مل رہے ہیں ان کی یہ ہمدردی صدمہ خوردہ دل کے لئے بہت تسکین و تسلی کا موجب ہوئی ہے۔ ہر ایک کو فرداً فرداً جواب دینے کی کوشش کر رہا ہوں ان سطور کے ذریعہ بھی ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

اور ان کے ہموم و کرب ہیں تو وہ ان کا کفیل و ناصر ہو۔ آمین

انگلستان میں ایک واقف وقف عارضی

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

محترم جناب میاں محمد عالم صاحب پنشنر نے بطور واقف عارضی کے اپنے آپ کو پیش کیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی منظوری سے وہ انگلستان گئے اور شرائط وقف عارضی کی پابندی کرتے ہوئے وہاں دو سال تک جماعت کی تربیت اور بچوں کی تدریس میں مشغول رہے اب حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے انہیں واپسی کی اجازت فرما دی ہے۔ محترم میاں صاحب باقاعدہ رپورٹیں بھجواتے رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی اپریل ۱۹۷۲ء کی آخری رپورٹ میں لکھتے ہیں:

"اس عرصہ دو سال میں گیارہ افراد کو قرآن کریم مکمل طور پر ختم کرا دیا اور صحت سے روانی سے پڑھنا سکھایا گیا۔ نو بچے دسویں پارہ سے ستائیسویں پارہ تک مختلف اسباق لے رہے ہیں اور اٹھارہ بچے اسی وقت قاعدہ یسرنا القرآن صفحہ ۵ سے صفحہ ۴۲ تک ختم کر چکے ہیں۔ ان استفادہ کرنے والوں میں سے کچھ غیر احمدی ہیں۔ گیارہ افراد کو اردو لکھنا اور پڑھنا سکھایا گیا۔

اکتوبر ۱۹۷۱ء سے ماہ فروری ۱۹۷۲ء تک احباب جماعت ساؤتھ ہال نے اپنے ہاں سنڈے سکول ہفتہ اتوار کے دن بچوں کی تعلیم کا انتظام کیا اور خاکسار کے لئے ٹرانسپورٹ کا باقاعدہ انتظام بہم پہنچایا گیا۔ خاکسار باقاعدہ ہر ہفتہ وہاں جاتا رہا اور اس حلقہ کے گیارہ بچوں کی تعلیمی تربیتی خدمت کی انجام دہی کی بھی سعادت پائی۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جملہ واقفین وقف عارضی کی خدمات کو قبول فرمائے اور انہیں دینی و دنیوی برکات سے مالا مال کرے۔ آمین یا رب العٰلمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ برائے دار الضیافت

محترمہ اقبال بیگم صاحبہ زوجہ محترم چوہدری شریف احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک 147/R.B ضلع لائل پور نے دو عدد گرم بستر دار الضیافت میں بطور عطیہ دئیے ہیں جزاھا اللہ احسن الجزاء۔

موصوفہ کے ہاں اولاد نہیں ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اولاد کی نعمت سے نوازے۔"

(افسر دار الضیافت ربوہ)

قرار دادِ تعزیت

طلبہ اور سٹاف تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ایک ہنگامی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی:-

"طلبہ و سٹاف تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا یہ اجلاس محترم پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب کی بیگم صاحبہ کی وفات حسرت آیات پر دلی ہمدردی و تعزیت کا اظہار کرتا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور محترم میاں صاحب اور ان کے بچوں کو اپنے فضل سے صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

نیز ہم سب میاں صاحب موصوف جیسے مخلص اور انتھک وجود کے لئے صمیم دل سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ تا آپ دوبارہ اپنے رفقاء کار اور شاگردوں کے ساتھ مل کر اپنے مفوضہ فرائض باحسن وجوہ سر انجام دے سکیں۔ آمین"

(طلباء و سٹاف تعلیم الاسلام کالج)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

تمام قائدین سے درخواست ہے کہ ماہ اپریل اور مئی کے کام کی رپورٹیں جلد دفتر مرکزیہ کو ارسال کر دیں۔ تاکید امر ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

مکرم ناصر احمد صاحب امینی ۳۳۳ بورڈنگ گلی آبادی حاکم رائے گوجرانوالہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم عبد الحق صاحب امینی وفات پا چکے ہیں۔ ان کے ذاتی کھاتہ 5762/7-55/65 صدر انجمن احمدیہ میں مبلغ تین صد روپیہ جمع ہے۔ رقم مذکور دار الاقامۃ النصرۃ میں دے دی جائے۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارث ہیں جن کو یہ رقم دار الاقامۃ النصرۃ میں دئیے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے:-

۱۔ بشارت احمد صاحب امینی ۲۔ شجاعت احمد صاحب امینی
۳۔ مبارک احمد صاحب امینی ۴۔ نصیر احمد صاحب امینی
۵۔ ماجدہ نصیرہ امینی ۶۔ مبارکہ بی بی امینی

لہذا استدعا ہے کہ رقم مذکورہ دار الاقامۃ النصرۃ میں دے دی جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

دعائے مغفرت

میری اہلیہ مسماۃ کنیز فاطمہ صاحبہ اچانک ۱۴ اپریل ۱۹۷۲ء کو فوت ہو گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ ہمدرد سلسلہ۔ مہمان نواز۔ اور سلیقہ شعار تھیں۔ ان کی یادگار تین بچیاں دو بچے (چھوٹا بچہ دو ماہ کا ہے) ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔

(شیخ منیر احمد احمدی ہلدی فروش۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

پروگرام بھرتی ماہ جون ۷۲ء

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۳-۶-۷۲	ہفتہ	یونین کونسل میانی	سرگودھا
۵-۶-۷۲	سوموار	ریسٹ ہاؤس جھنگ	جھنگ
۶-۶-۷۲	منگل	ریسٹ ہاؤس شور کوٹ روڈ	جھنگ
۷-۶-۷۲	بدھ	ریسٹ ہاؤس میانوالی	میانوالی
۸-۶-۷۲	جمعرات	ریسٹ ہاؤس۔ مٹھہ ٹوانہ	سرگودھا
۹-۶-۷۲	جمعہ	ٹاؤن کمیٹی ربوہ	جھنگ
۱۰-۶-۷۲	ہفتہ	میونسپل کمیٹی بھیرہ	سرگودھا
۱۲-۶-۷۲	سوموار	ریسٹ ہاؤس بھکر	میانوالی
۱۳-۶-۷۲	منگل	ریسٹ ہاؤس پپلاں	میانوالی
۱۴-۶-۷۲	بدھ	سکول ادھچیاں	سرگودھا
۱۵-۶-۷۲	جمعرات	سرکٹ ہاؤس۔ جوہر آباد	سرگودھا
۱۶-۶-۷۲	جمعہ	ڈرزی ہاسٹل کوٹ مومن	سرگودھا
۱۷-۶-۷۲	ہفتہ	یونین کونسل میانی	سرگودھا
۱۹-۶-۷۲	سوموار	ریسٹ ہاؤس۔ میانوالی	میانوالی
۲۰-۶-۷۲	منگل	ریسٹ ہاؤس۔ داؤد خیل	میانوالی
۲۱-۶-۷۲	بدھ	ریسٹ ہاؤس جھنگ	جھنگ
۲۲-۶-۷۲	جمعرات	ریسٹ ہاؤس شور کوٹ روڈ	جھنگ
۲۳-۶-۷۲	جمعہ	ریسٹ ہاؤس امین پور	جھنگ
۲۴-۶-۷۲	ہفتہ	میونسپل کمیٹی بھیرہ	سرگودھا
۲۶-۶-۷۲	سوموار	ریسٹ ہاؤس بھکر	میانوالی
۲۷-۶-۷۲	منگل	ریسٹ ہاؤس نواں جنڈانوالہ	میانوالی
۲۸-۶-۷۲	بدھ	سکول مردوال	سرگودھا
۲۹-۶-۷۲	جمعرات	سرکٹ ہاؤس۔ جوہر آباد	سرگودھا
۳۰-۶-۷۲	جمعہ	آفیسرز کلب۔ بھلوال	سرگودھا

عام ہدایات

بھرتی صبح ۹ بجے ہوگی۔

امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ معہ تاریخ پیدائش ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے ہمراہ لائیں

امیدوار اپنے کان صاف کروا کر آئیں۔

کم از کم معیار بھرتی قد ۵ فٹ چار انچ وزن ۱۰۷ پونڈ تعلیم تین جماعت۔ عمر ۱۷ سے ۲۵ سال تک۔

(ناظر امور عامہ)

اعلانِ گمشدہ

میرا پوتا عزیزم محمد رفیع اسلم عمر ۱۷ سال ۲۳/۵/۷۲ سے لاپتہ ہے۔ میٹرک پاس ہے۔ سفید کرتہ و شلوار اور پاؤں میں چپل پہنے ہوئے ہے قد سوا پانچ فٹ اور کھلتا ہوا گندمی رنگ ہے اگر کسی صاحب کو میرے پیارے بیٹے کے بارہ میں علم ہو تو ازراہ انسانی ہمدردی مجھے مطلع فرمائیں۔ اگر عزیز خود پڑھے تو میرے پاس چلا آئے کوئی باز پرس نہ ہوگی۔ اس کے والدین بہت پریشان ہیں۔

(سراج دین ٹی آئی سکول ربوہ)

درخواستِ دعا

۱۔ خاکسار کے چچا جان مرحوم ماسٹر چوہدری عطاء اللہ خان صاحب کاٹھ گڑھی کے چھوٹے داماد چوہدری منیر احمد خان صاحب پسر چوہدری عبد السلام خان صاحب چک ۲ T.D.A ضلع سرگودھا چند دن ہوئے اچانک ایکسیڈنٹ سے گر گئے تھے شدید چوٹ کی وجہ سے جسم کا آدھا نچلا حصہ بے حس ہے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سرگودھا میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے

(عبد الکریم خان شاہد کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم الاسلام کالج یونین کے تحت کل پاکستان بین الکلیاتی انگریزی اُردو مباحثات

اُردو مباحثہ کی ٹرافی شاہ حسین کالج لاہور نے اور انگریزی مباحثہ کی ٹرافی پنجاب یونیورسٹی لاہور نے حاصل کی

تعلیم الاسلام کالج یونین کے سالانہ مباحثات مورخہ ۲۳ اور ۲۴ مئی ۷۲ء کو اپنے روایتی انداز میں کالج ہال میں انعقاد پذیر ہوئے۔ ہر دو مباحثات میں اوّل اور دوم آنے والے مقررین کو علی الترتیب گولڈ اور سلور میڈل انعام دیئے گئے۔

۲۳ مئی کو رات ۸ بجے انگریزی مباحثہ منعقد ہوا قرار داد زیر بحث یہ تھی

"آج کا انسان ناکام ہو چکا ہے"

نمائندگان ایوان کے فرائض طیب عارف اور قائد حزب اختلاف کے فرائض ایم۔ ایچ عبدالرحمٰن نے سرانجام دیئے۔ اس مباحثہ میں پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ گورنمنٹ کالج لاہور۔ ایف سی کالج لاہور۔ گورنمنٹ کالج سرگودھا شعبہ معاشیات پنجاب یونیورسٹی کے مقررین نے شرکت کی۔ قرار داد کی حمایت میں بولنے والے مقررین نے کہا کہ آج کا انسان مادیت پرست بن چکا ہے وہ سیاسی ثقافتی۔ مذہبی اخلاقی اور علمی میدان میں زبوں حالی اور پستی کا شکار ہے اور یہی اس کی ناکامی کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ مقررین نے کہا کہ یہ درست ہے کہ انسان سائنسی لحاظ سے ترقی کے بام عروج پر ہے مگر ؎

جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا
زندگی کی شب تاریک سحر کر نہ سکا

قرار داد کی مخالفت میں بولنے والوں کا یہ موقف تھا کہ آج کے مادیت پرستانہ دور میں اور یاس و ناامیدی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ابھی امید کی کرن باقی ہے جو اس بات کی شاہد ہے کہ انسان ناکام نہیں ہوا۔ وہ انسان جسے اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات کا خطاب دیا اور زمین میں اپنا جانشین مقرر کیا کیسے ناکام ہو سکتا ہے۔ اِسی ضمن میں مقررین نے انبیاء کرام اور مشاہیر عالم کی مثالیں دے کر اس بات کو ثابت کیا کہ انسان ناکام نہیں ہوا۔

انگریزی مباحثہ کے اختتام پر پوزیشن حاصل کرنے والے مقررین کے ناموں کا اعلان کیا گیا۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق شعبہ معاشیات پنجاب یونیورسٹی لاہور کے طاہر عارف اوّل پنجاب یونیورسٹی لاہور کے اکرم شیخ دوم اور گورنمنٹ کالج لاہور کے وسیم کوثر سوم قرار دیئے گئے۔ حوصلہ افزائی کے انعامات حفیظ چوہدری پنجاب یونیورسٹی لاہور اور گورنمنٹ کالج سرگودھا کے آصف کو دیئے گئے۔ ٹرافی پنجاب یونیورسٹی لاہور نے جیتی۔

آخر میں ایوان نے کثرت رائے سے قرارداد مسترد کر کے اس بات کا واضح ثبوت فراہم کر دیا کہ آج کا انسان ابھی تک ناکام نہیں ہوا۔

انگریزی مباحثہ کے اگلے روز یعنی ۲۴ مئی کو رات ۹ بجے اردو مباحثہ انعقاد پذیر ہوا قرارداد زیر بحث یہ تھی کہ

"ہمارے بعد اندھیرا نہیں اجالا ہے"۔

اس مباحثہ میں قائدین کے فرائض ہمارے کالج کے مقررین لئیق احمد عابد اور عبدالحکیم خالد نے سرانجام دیئے۔ اس مباحثہ میں پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ پنجاب یونیورسٹی لاء کالج لاہور۔ حمایت اسلام لاء کالج لاہور۔ شاہ حسین کالج لاہور۔ گورنمنٹ ڈگری کالج لائل پور گورنمنٹ ٹریننگ کالج لائل پور۔ گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ لاہور۔ گورنمنٹ انٹر کالج لائل پور۔ گورنمنٹ کالج شیخوپورہ گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ سرگودھا۔ میونسپل کالج آف کامرس لائل پور۔ اسلامیہ کالج لائل پور۔ گورنمنٹ ڈگری کالج راولپنڈی۔ مجلس مباحثہ گورنمنٹ ٹریننگ کالج لائل پور کے مقررین نے حصہ لیا

اس مباحثہ میں منصفین کے فرائض پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی۔ اور محترم شاکر ظہوری ایڈووکیٹ لاہور نے سرانجام دیئے۔

منصفین کے متفقہ فیصلہ کے مطابق سید طیب محمود پنجاب یونیورسٹی لاء کالج لاہور اوّل غلام غوث ٹلمبوی شاہ حسین کالج لاہور دوم اور حشمت اللہ حشمت گورنمنٹ ٹریننگ کالج لائل پور سوم قرار دیئے گئے حوصلہ افزائی کا انعام قمر فاروق گورنمنٹ انٹر کالج لائل پور کو دیا گیا۔ ٹرافی شاہ حسین کالج لاہور نے جیتی۔

ایوان نے کثرت رائے سے یہ قرار داد بھی مسترد کر دی۔ اردو مباحثہ کے اختتام پر پروفیسر ڈاکٹر سید سلطان محمود صاحب شاہد (نگران یونین) نے انعامات تقسیم فرمائے اور امتیاز حاصل کرنے والے مقررین کو مبارکباد دی۔

اس مباحثہ کی صدارت مبشر طارق اور سیکرٹری کے فرائض عبدالحکیم خالد نے انجام دیئے۔ (سیکرٹری یونین تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

درخواستِ دُعا

میں قریباً ایک ماہ سے بیمار ہوں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ میری مکمل صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمادیں۔ (عبدالرحمٰن مکان ۲۷ بلاک کریم پارک راوی روڈ۔ لاہور۔

پہلا آل ربوہ ہاکی ٹورنامنٹ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا

آخری روز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے تشریف لا کر انعامات تقسیم فرمائے اور خطاب فرمایا

ربوہ ۔ ۳۱ مئی کی شام کو پہلا آل ربوہ ہاکی ٹورنامنٹ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ آخری روز فائنل میچ جو رحمت بلاک اور تعلیم الاسلام کالج انٹر ٹیم کے درمیان ہوا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تشریف لا کر ملاحظہ فرمایا جس کے بعد حضور نے اپنے دست مبارک سے نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے کھلاڑیوں کو مصافحہ کا شرف بخشا اور انہیں انعامات عطا فرمائے۔ حضور نے کھیلوں کے سلسلے میں قیمتی ہدایات سے نوازا۔ اور پھر اجتماعی دعا کرائی۔

یہ ٹورنامنٹ جو ۲۹ مئی کو شروع ہوا تھا۔ تعلیم الاسلام کالج نے مجلس صحت ربوہ کے زیر اہتمام کرایا تھا۔ کل سات ٹیموں نے اس میں حصہ لیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے مختلف بلاکس پر مشتمل دو ٹیمیں تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ایک ٹیم۔ تعلیم الاسلام کالج کی دو ٹیمیں اور مجلس انصار اللہ کی دو ٹیمیں اس میں شامل ہوئیں۔ تمام میچ بڑے دوستانہ ماحول میں ہوئے اور کھلاڑیوں نے عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ ۳۰ مئی کی شام کو انصار اللہ کا میچ بڑا دلچسپ رہا۔ ۳۱ مئی کی شام کو جو فائنل میچ ہوا وہ تعلیم الاسلام کالج کی انٹر ٹیم نے ایک گول سے جیت لیا۔ تاہم مدمقابل رحمت بلاک کی ٹیم نے بھی بڑا عمدہ کھیل کھیلا چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے اس کی بھی تعریف فرمائی۔ اور اسے خاص انعام سے نوازا۔

تقسیم انعامات سے قبل تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز کیا گیا۔ جس کے بعد ٹورنامنٹ کمیٹی کے صدر مکرم پروفیسر عبدالرشید صاحب غنی نے مختصر رپورٹ پڑھی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے اہل ربوہ کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ کھیلوں کا اتنا اعلیٰ اور عمدہ معیار قائم کریں کہ غیر ملکی ٹیمیں بھی یہاں آکر کھیل کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت محسوس کریں۔ اور ہماری ٹیمیں ملک کی نامور ٹیموں کا مقابلہ کر سکیں۔ حضور نے فرمایا ہمارے اندر جوہر قابل کی کمی نہیں ہے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ صحیح معنوں میں نشوونما ہو تا کہ صلاحیتیں اجاگر ہو سکیں۔ اس سلسلے میں حضور نے تعلیم الاسلام کالج انٹر ٹیم کے کھیل کو بھی سراہا اور اسے ایک ایسا ہیرا قرار دیا جسے اگر صحیح رنگ میں تراشا اور چمکایا جائے تو اس کی قدروقیمت میں بہت اضافہ ہو سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا کھیل کے میدان میں اطاعت کی صحیح روح اور نظم و ضبط کو بھی خاص اہمیت حاصل ہے اور بنیادی چیز یہ ہے کہ ہم اپنے رب کریم سے کبھی بے وفائی نہ کریں خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور نبھانے کی توفیق بخشے

محترمہ مشیت خاتون صاحبہ اہلیہ ثانی محترم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی سابق مبلغ فجی کی اہلیہ ثانی محترمہ مشیت خاتون صاحبہ ۳۰ مئی ۱۹۷۲ء کی شام کو ۶۲ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت منشی نیاز اللہ صاحب شاہجہان پوری کی صاحبزادی تھیں بہت نیک اور دعاگو تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے دعائیہ اشعار ازبر تھے جو دعا کے رنگ میں پڑھتی رہتی تھیں۔ ۱۹۳۲ء میں محترم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی کے عقد میں آئیں مگر آپ کے بطن سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

۳۱ مئی کو محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بوجہ موصیہ ہونے کے مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

ضروری تصحیح

یکم احسان ۱۳۵۱ ہش (مطابق یکم جون ۷۲ء) کے الفضل میں صفحہ ۳ پر اداریہ بعنوان مسلمانوں میں بگاڑ کی ایک وجہ اور اس کا تدارک شائع ہوا ہے اس میں حضرت مسیح موعودؑ کا ایک ارشاد درج کرنے وقت سہو کتابت سے ایک جگہ "نہ" کا لفظ شائع ہونے سے رہ گیا ہے جس کی وجہ سے مفہوم الٹ گیا ہے حضور علیہ السلام کے ارشاد کی اصل عبارت یہ ہے

"انسان کامل مومن اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کفار کی باتوں سے خائف ہونیوالی فطرت حاصل نہ کر لے" (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۵۶)

احباب اس کے مطابق تصحیح فرمالیں (ادارہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴